دل میں آخر صبر کو دے کر قرار　　پھر سدھارین ہو کے محمل پر سوار
خامہ ہے ختم سخن پر اب کی بار
بشنو از نے چون حکایت می کند

سودا تو خاموش ہو اب ایک تل　　کہ قلم کو اپنے کاغذ سے نہ مل
اشک سے تنہا نہیں ہے خاک گل　　آب ہے اس حرف سے پتھر کی سل
حال ہے اب یہ کہ دل سے لخت دل
از جدائیہا شکایت می کند

مرثیہ حضرت قاسم مسدس ترکیب بند

کیا کہ دن شادی قاسم کا میں احوال رقم　　واسطے دیکھنے کے آرسی مصحف جس دم
بیاہ کی رات رکھا تخت پہ نوشہ نے قدم　　گائے تقدیر و قضا نے یہ بدھاوے باہم
قاسما مرگ جوانانہ مبارک باشد
جلوۂ شمع پہ پروانہ مبارک باشد

ہوئی ہے بزم جہان کو الم افزا یہ برات　　ڈوبے ہم لوہو میں آنکھیں میں یہ رنگ کھینی رات
ہے شہادت بصفا جلدی سے حل گھول نبات　　جام شربت سے بھر اور رکھ کو ایک ایک کے ہات
ساقی و شیشہ و پیمانہ مبارک باشد
ہتو غلطیدن مستانہ مبارک باشد

لا کے لے بالفیان رن کی چمن سے پھلوار　　گوندھو نوشہ کیلئے آج گل زخم کے ہار
تار گھنٹے کا کرو بھر کے لوہو کی دھار　　گاؤ دروازے پہ تم باندھ کے یہ بند ہنوار
غم این خانہ بہر خانہ مبارک باشد
درد کاشانہ بکاشانہ مبارک باشد

ہے عجب جشن کہ جسمیں ہو یہ اسباب سرور　　سینہ ہر ایک کھڑا کوٹی ہے دف کے دستور
غم بجاتا ہے یہ ناخن زن دل ہو طنبور　　اجل آ رقص میں گاتی ہے یہ نوشہ کے حضور
غم جان تو بجانانہ مبارک باشد
چہ بخویش و چہ بہ بیگانہ مبارک باشد

www.emarsiya.com

پھر سے ہوئے تھے جب بنے کیلئے بیاہ کی رات
یوں بدا تھا کہ بے جائیں کفن دوز کی بات
کیا گھڑی تھی وہ کہ نوشہ کی ہوئی قطع حیات
شہ نے کھینچے تو کہا موت نے از تسلیمات

بقدت خلعت شاہانہ مبارک باشد
جامہ پر خون شہیدانہ مبارک باشد

ریت اور دھوپ میں دی جان بڑے نے تیر
ریگ میں جلتے دھڑنگا نکے دیا اپنا سر
دیکھنا اسکو ہو کا نہ ملا بھر کے نظر
لینے والوں نے کہا خرم و شاداں ہو کر

بتوایں ہمت مردانہ مبارک باشد
بکفت جود کریمانہ مبارک باشد

پاس دولہن کے بٹھایا تھا اگر لا کے جہاں
یوں لگی کہنے کہ اٹھ جلد ہو تو بیٹھ نہ یاں
دیکھ کر خصلت دوراں فریبندہ مکاں
عیش دائم کے لیے تیری جگہ وہ ہیں جناں

حجلات گور عزیزانہ مبارک باشد
تا قیامت بتو آں خانہ مبارک باشد

تیری تو بات کا اے لاڈلے کھیلیں چھٹنا
دمبدم غم کے انگاروں پہ جگر کا بھننا
دیکھ و دیکھ اور بنی کے تئیں سر کا دھننا
لیتے ہیں ہر ایک کہ دم سے یہ سٹے تنا

بدولت حسرت جانانہ مبارک باشد
آشنائے ز تو بیگانہ مبارک باشد

چاہنا کھانیکا اس بیاہ میں بدنادانی
چلو بھر مانگے ہو نوشہ جو کسی سے پانی
بجز کباب دل مہماں نہیں یاں بریانی
لیتی ہیں بیاہ کے یوں سامنے آ مہمانی

ناد نوش غم جانانہ مبارک باشد
تو ایں خوردنی شکرانہ مبارک باشد

آخر کار کہوں کیا ہیں زمانے کھوٹ
جس گھڑی ہجر ابد غور کیا سہرا توڑ
دیکھ اس چہرے کو جو بد کر رکھتا تھا موڑ
اٹھ چلا کہکے بنی کو دل صد چاک کو چھوڑ

بہر زلفت تو ہمیں شانہ مبارک باشد
زینت و زیب عروسانہ مبارک باشد

یہ وہ شادی ہے کہ محشر میں جس کا ماتم
بیچے اس ہیک بنی ذکر کرے گا عالم

www.emarsiya.com

ہے یہی موجب آمرزش نوع آدم
سودا اب مرثیہ تونے جو لکھا اس غم

بدل عاقل و دیوانہ مبارک باشد
چہ بشہر و چہ بویرانہ مبارک باشد

مرثیہ مسدس ترکیب بند

کس سے لے چرخ کہوں جاکے تری بیدادی
ہاتھ سے کون نہیں آج ترے فریادی
جو ہے دنیا میں سو کہتا ہے مجھے ایذا دی
میں تئیں پہونچی ہے ملعون تری جلادی
کوئی فرزند علی پہ یہ ستم کرتا ہے
کیوں مکافات سے اسکے تو نہیں ڈرتا ہے

وہ علی ابن ابوطالب و داماد رسول
وہ علی جس سے کہ بیاہی گئی محمد نے بتو
وہ علی جس کا سخن ہووےگا محشر میں قبول
اسکے فرزند تری تیغ سے ہوویں مقتو
آدمی ہی نہیں تنہا ترے ہاتھوں غمناک
جن اور حور و ملک ڈالتے ہیں سر پہ خاک

یہ وہ فرزند علی تھا کہ جسے صبح و شام
آگے روح الامین کرتا تھا مدینے میں س
اور کتنے تھے سبھی خرد و کلاں مل کے تمام
جن و انسان ملک حور کا بیشک ہے ا
اسکو کربل میں کیا ذبح پیاسا ہیہات
کیا دکھا دیگا محمد کو تو اب رو بد ذات

خویش و فرزند عزیز اسکے تھے جتنے پیارے
دشنہ و تیغ سے تیں ظالموں نے سب مارے
اہل بیت اسکے جو باقی ہیں سو ہیں آوارے
قید میں کوفیوں کی جاتے ہیں وہ بیچارے
نہ انہیں چین ہے دن کو نہ انہیں رات آرام
اس مصیبت میں چلے جاتے ہیں کربل سے شام

لیے جاتے ہیں وہ جس راہ سو ہے خارستان
نہیں تا اب کوئی سکا کسی منزل میں نشان
پا برہنہ چلے واں زین عبا تشنہ دہان
سر کھلے اور وہ اشخاص بہ پشت شتران
جنکے محمل کی طرف دیکھ نہ سکتا تھا فلک
مہر و مہ کی نہ پڑی جن پہ نظر آج تلک

www.emarsiya.com